مولانا زاہد الراشدی

مدرسہ آرڈی نینس کے مضمرات

گزشتہ ماہ، ملتان میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں وفاق کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کی خصوصی دعوت پر شرکت کا موقع ملا۔ اگرچہ وفاق میں شامل ایک تعلیمی ادارہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں کئی سالوں سے تدریس کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں، مگر وفاق المدارس کے کسی اجلاس میں حاضری کا پہلی بات اتفاق ہوا، وفاق کا قیام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا شمس الحق افغانی اور مولانا مفتی محمود رحمہم اللہ کی مساعی سے عمل میں آیا تھا، جو ان بزرگوں کی مخلصانہ کوشش اور خلوص وللّٰہیت کی وجہ سے بحمد للہ تعالیٰ اب اس مقام تک پہنچ گیا ہے کہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے بقول اس سال وفاق کے سالانہ امتحانات اٹھانوے ہزار سے زائد طلبہ اور طالبات شریک ہورہے ہیں۔ مدارس کے نظام ونصاب میں ہم آہنگی باہمی ربط وتعاون اور امتحانات میں یکسانیت کی غرض سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مسلسل محنت اور پیش رفت دیکھ کر دیگر مذہبی مکاتب فکر بھی متوجہ ہوئے اور ان کے ہاں بھی اس قسم کے وفاقوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ چنانچہ اس وقت تمام مکاتب فکر کے پانچ وفاق کام کررہے ہیں اور ان کے تحت کم وبیش ستر ہزار مدارس مصروف کار ہیں جن میں سب سے بڑی تعداد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مدارس کی ہے۔

وفاق نے نصاب تعلیم کے معیار کو بڑھانے اور امتحانات کی نگرانی کے لئے جو متوازن طریقہ کار اختیار کررکھا ہے اس کی وجہ سے نہ صرف یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے وفاق المدارس العربیہ کو مختلف درجات ومراحل میں تسلیم کیا ہوا ہے۔ بلکہ ملک کی یونیورسٹیاں بھی اس کے معیار کو قبول کرتی ہیں۔ چنانچہ وفاق کے سربراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے اس سفر کے دوران ایک ملاقات میں بتایا کہ انہوں نے چند سال قبل کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو دعوت دی کہ وہ خود تشریف لاکر وفاق کے امتحانات کا معائنہ کریں اور امتحانات کے دوران کسی روز وفاق کے نظام امتحانات کو چیک کریں وہ خود تو تشریف نہ لائے البتہ شعبہ عربی اور شعبہ اسلامیات کے سربراہوں کو اس مقصد کے لئے بھیجا۔ جنہوں نے طلباء کو امتحانات کے مراکز میں پرچے حل کرتے دیکھا اور اپنے تاثرات یوں بیان کیے کہ ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ دینی مدارس میں امتحانات کا اس قدر مضبوط ومربوط نظام ہوگا اور نگران حضرات کی کڑی نگرانی میں طلبہ اس خاموشی اور متانت کے ساتھ پرچے حل کررہے ہوں گے ان حضرات کا کہنا تھا کہ ہمیں یوں لگ رہا تھا جیسے ہم انسانوں میں نہیں بلکہ فرشتوں کے درمیان بیٹھے ہیں اور ہم اس نظام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

میں نے اس موقع پر وفاق کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور سیکرٹری جنرل حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سے یہ عرض کیا کہ دینی مدارس کے نظام اور معیار وتعلیم وغیرہ کے حوالے سے بین الاقوامی حلقوں میں جو شدید

منافرت اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور جسے مخصوص عالمی لابیاں اپنے مقاصد کے لئے مسلسل بڑھاتی جارہی ہیں ان کو کم کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وفاق المدارس تعلیم سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی اداروں کو خود دعوت دے کے وہ پاکستان کے بڑے مدارس کا دورہ کریں ان کے تعلیمی نظام کا براہ راست جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ امتحانات کے موقع پر مانیٹرنگ بھی کریں تاکہ ان کو اس بات کا صحیح طور پر علم ہو کہ پاکستان کے دینی مدارس کے خلاف عالمی سطح پر پھیلائی جانے والی کردارکشی کی باتوں میں کس حد تک صداقت ہے اور اس قسم کا پروپیگنڈہ کرنے والوں کا اصل مقصد کیا ہے؟ وفاق کے دونوں ذمہ دار حضرات نے میری اس گزارش سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ وہ اس تجویز کا سنجیدگی سے جائزہ لیں گے۔

وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں دینی مدارس کی رجسٹریشن اور ریگولیشن کے حوالے سے حکومت کا مجوزہ آرڈیننس زیر بحث آیا جس کے بارے میں صدر جنرل پرویز مشرف اور ان کے وزراء کی طرف سے بارہا یہ یقین دہانی کرائی جاتی رہی ہے کہ اس آرڈیننس کا مقصد دینی مدارس کے نظام میں مداخلت کرنا نہیں اور نہ ہی کوئی آرڈیننس دینی مدارس کے وفاقوں کی مشاورت کے بغیر نافذ کیا جائے گا حتی کہ جنرل پرویز مشرف نے اپنی ۱۲ رجنوری ۲۰۰۲ء کی نشری تقریر میں پوری قوم کے سامنے یہ بات کہی تھی کہ وہ دینی مدارس کو سرکاری کنٹرول میں لے کر انہیں خراب نہیں کرنا چاہتے لیکن جب ۶ رجولائی کے مذاکرات میں دینی مدارس کے وفاقوں کو وفاقی کابینہ کا منظور کردہ مسودہ دیا گیا تو وہ ان دونوں یقین دہانیوں کے برعکس تھا۔ اس وفاقی کابینہ نے منظور کرنے سے قبل دینی مدارس کی قیادت کو اس کے حوالے سے اعتماد میں لینے کا وعدہ پورا نہیں کیا گیا اور دینی مدارس کے داخلی نظام میں مداخلت نہ کرنے کے بار بار اعلانات کے برعکس اس آرڈیننس کو دینی مدارس کے لئے ایک ایسا شکنجہ بنا دیا گیا ہے کہ خدانخواستہ اس آرڈیننس کے نفاذ کی صورت میں ملک کا کوئی دینی مدرسہ اپنے تعلیمی کام کے تسلسل کو آزادانہ ماحول میں جاری نہیں رکھ سکتا۔ اس آرڈیننس کی رو سے ملک میں اس وقت موجود تمام دینی مدارس کو پابند کر دیا گیا ہے کہ وہ خود کو حکومت کے قائم کردہ مدرسہ تعلیمی بورڈ کے ساتھ ملحق کریں اور جو مدرسہ اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد چھ ماہ تک اپنا الحاق اس بورڈ سے نہیں کرائے گا اسے بند کر دیا جائے اور بورڈ کو اختیار ہوگا کہ وہ اس مدرسہ کی انتظامیہ کو برطرف کر کے اپنی طرف سے انتظامیہ قائم کر دے یا اس مدرسہ کو بند کر کے اس کے اثاثے اور جائیداد اپنی صوابدید پر کسی دوسرے مدرسے کو منتقل کر دے۔

اس آرڈیننس کی رو سے ''سرکاری مدرسہ تعلیمی بورڈ'' دینی مدارس کے نصاب میں اضافہ تجویز کرے گا جن کو قبول کرنا لازمی ہوگا بورڈ امتحانات کا طریق کار وضع کرے گا، دینی مدارس کے لئے قواعد وضوابط طے کرے گا اساتذہ کی اہلیت کے معیار کا تعین کرے، امتحانات کی نگرانی کرے گا اور مختلف درجات کی سندات کیلئے نصاب کا معیار اور مواد بھی بورڈ ہی تجویز کرے گا، جو مدرسہ بورڈ کے طے کردہ قواعد وضوابط اور ہدایات کی پابندی نہیں کرے گا اس کے ذمہ دار حضرات کے لئے دو سال قید یا پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا کے ساتھ مدرسہ کے انتظام سے ان کی علیحدگی بھی ضروری ہو جائے گی

آرڈیننس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر مدرسہ اپنی آمدنی کے ذرائع اور چندہ دینے والوں کے کوائف بورڈ کو دینے کا

پابند ہوگا اور بیرون ملک سے آنے والی کسی بھی قسم کی رقوم کو بورڈ کی اجازت کے بغیر وصول نہیں کر سکے گا، اس کے علاوہ ہر مدرسہ اپنا اکاؤنٹ بھی بورڈ کے منظور کردہ بینک میں کھلوا سکے گا، بورڈ ہی کے مقررہ کردہ آڈیٹر سے حسابات چیک کرانے کا پابند ہوگا اور بورڈ کے مقرر کردہ افسر مجاز کی طرف سے مالی بدعنوانی یا بورڈ کی ہدایات کی خلاف ورزی کی شکایت پر مدرسے کی انتظامیہ کو برطرف کر کے بورڈ کی صوابدید پر نئی انتظامیہ مقرر کی جاسکے گی، گویا اس آرڈیننس کی رو سے حکومت نے ملک کے تمام دینی مدارس کو اپنے کنٹرول میں لینے کا فیصلہ کر لیا ہے، جس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کے بقول ان کے نظام کو خراب کیا جائے اور ان کے اس معاشرتی و دینی کردار کا خاتمہ کر دیا جائے جس کا خود ہمارے موجودہ حکمران بھی کئی بار کھلے بندوں اعتراف کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے اس آرڈیننس کو ''انسداد دینی مدارس آرڈیننس'' قرار دیتے ہوئے یکسر مسترد کر دیا ہے۔ جبکہ اس سے اگلے روز تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس کے پانچوں وفاقوں نے لاہور میں اجلاس کر کے مشترکہ طور پر اس آرڈیننس کو مسترد کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس سلسلے میں رائے عامہ کو منظم کرنے اور دینی و سیاسی حلقوں کو اعتماد میں لینے کے لئے مختلف شہروں میں علماء اور دینی کارکنوں کے کنونشن منعقد کرنے اور ۷/اگست کو لاہور میں کل جماعتی کانفرنس طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ وفاق المدارس العربیہ اور ملک کے دیگر وفاقوں کا یہ مشترکہ موقف اور پروگرام وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ معاشرہ میں دینی تعلیم کے تسلسل کو جاری رکھنے کے لئے دینی مدارس کی آزادی اور خودمختاری اسی طرح ضروری ہے، جس طرح نماز کے لئے وضو ضروری ہے، مجھے یاد ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود قدس اللہ سرہ العزیز جب صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تھے تو بعض دوستوں نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ وہ صوبے کے حکمران ہیں اس لئے انہیں صوبائی حکومت کی طرف سے دینی مدارس کی امداد کے لئے کوئی قانون وضع کرنا چاہیے، مفتی محمود صاحب خود اس وقت وفاق المدارس العربیہ کے سربراہ تھے لیکن انہوں نے اس تجویز کو سختی سے مسترد کر دیا اور فرمایا کہ میں نے ہمیشہ حکمران نہیں رہنا، حکومتیں بدلتی رہتی ہیں اور ان کے مفادات اور ترجیحات بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں اس لئے دینی مدارس کے نظام کو ان تبدیلیوں کے اثرات سے محفوظ رکھنا ضروری ہے اور ان کی آزادی کی حفاظت ہر چیز پر مقدم ہے

جنرل پرویز مشرف سے بھی یہی گزارش ہے کہ وہ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں، کیونکہ دینی مدارس کی جن اچھائیوں کا وہ خود اعتراف کر رہے ہیں، ان اچھائیوں کی بنیاد کی آزادی اور خودمختاری پر ہے جس کے لئے انہیں سرکاری اہل کاروں کی مداخلت اور بیوروکریسی کے کنٹرول سے بچانا ضروری ہے ورنہ ان کی کابینہ کے منظور کردہ آرڈیننس کے (خدانخواستہ) نفاذ کی صورت میں دینی مدارس کا حشر کیا ہوگا؟ اس کا حال معلوم کرنے کے لئے وہ جامعہ عباسیہ بہاول پور اور جامعہ عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ کی فائلیں منگوا کر پڑھ لیں ہمیں امید ہے کہ وہ ملک کے تمام دینی مدارس کو جامعہ عباسیہ اور جامعہ عثمانیہ بنانا پسند نہیں کریں گے۔